السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مشہور واقعہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دور خلافت میں ایک گھر کے پاس سے گزرے تو ایک عورت اشعار پڑھ رہی تھی کہ آج میرے خاوند جہاد پر گئے ہیں ۔ اگر مجھے شریعت کا ڈر نہ ہوتا تو میرے بستر پر آج کوئی مرد ہوتا ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا تو اپنی بیٹی کے پاس گئے اور جا کر پوچھا کہ اے میری بیٹی ایک عورت اپنے خاوند کے بغیر کتنا عرصہ گزار سکتی ہے ؟ تو انھوں نے کہا کہ دو ماہ یا زیادہ سے زیادہ چار ماہ ۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور میں قانون بنا دیا کہ کوئی مرد مجاہد چار ماہ سے زائد گھر سے باہر نہ رہے بلکہ وہ چھٹی لے کر گھر آئے اور اپنے حقوق زوجیت ادا کرے ۔

کیا یہ واقعہ صحیح اسناد سے ثابت ہے ؟ اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو پھر بہت سارے مجاہدین اور تبلیغی جماعت والے سال کے لیے یا دو سال کے لیے گھر سے نکل جاتے ہیں وہ تو ان حقوق کو پورا نہیں کرتے ۔ اس واقعہ کا حوالہ بھی دیں کہ یہ کون سی کتاب میں ہے ۔ (خرم ارشاد محمدی دولت نگر)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مفہوم کا اثر حافظ ابن کثیر نے موطا امام مالک سے بسند عمرو بن دینار عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کیا ہے ۔ (تفسیر ابن کثیر 1/541، سورۃ البقرۃ : 227

یہ اثر موطا امام مالک میں نہیں ملا ۔ دوسرے یہ کہ عمرو بن دینار نے سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں پایا ۔ دیکھئے تحفۃ الاشراف (8/94 ح 20613) ولفظہ عمرو بن دینار المکی الاثرم عن عمر ۔ ولم یدرکہ

بیہقی نے اسماعیل بن ابی اویس :

حدثنی مالک عن عبداللہ بن دینار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال : خرج عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ من اللیل فسمع امراۃ تقول الخ کی سند سے اس کی ہم معنی روایت بیان کی ہے (السنن الکبریٰ 9/29"

اس کی سند اسماعیل بن ابی اویس کی وجہ سے ضعیف ہے ۔

تفسیر ابن کثیر میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے ۔ (1/541)

مصنف عبدالرزاق (151،1/150 ح 12594،12593) اور المحلی لابن حزم (10/40 مسئلہ : 1886) وغیرہم میں اس مفہوم کی دوسری سندیں بھی ہیں جو سب کی سب ضعیف ہیں لہٰذا یہ قصہ یا سند صحیح یا حسن ثابت نہیں بلکہ ضعیف ہے ۔ واللہ اعلم ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 1 ۔ اصول ، تخریج اور تحقیقِ روایات - صفحہ 623

محدث فتویٰ